اختر شیرانی مرحوم

محفلِ احرار میں آ

مسندِ عیش سے اُٹھ ! عرصۂ پیکار میں آ
بزمِ مے چھوڑ کے ، بزمِ رسن و دار میں آ
نذر کر مشہدِ کشمیر پہ اشک خوں میں
دلِ غم دیدہ اس اُجڑے ہوئے گلزار میں آ
یوسفِ حسن شہادت بہت ارزاں ہے آج
نقدِ جاں ہات میں لے کر مصر کے بازار میں آ
سینۂ شوق میں ہنگامۂ مستی لے کر
ساغرِ عشق اٹھا ، محفلِ احرار میں آ
ہر مسلمان کا ہے دل رشکِ چمن داغوں سے
خلدِ کشمیر کے اس طرفہ چمن زار میں آ
مایۂ دولتِ جاوید ہے تیری ہستی
لے کے اس جنسِ گراں مایہ کو بازار میں آ
تا بہ کے 'بندگیٔ ساغر و مینا' اختر
اب تو اللہ کے بندے صفِ احرار میں آ

اخبار "احرار" لاہور

۱۰ دسمبر ۱۹۳۱ء

حافظ وقار احمد

غزل

بکھر کے رہ گیا شیرازہ ستم آخر
قفس کو توڑ کے ہم نے لیا ہے دم آخر

جو کاذبوں کی حمایت میں لکھتے آئے ہیں
یقیں نہیں کہ وہ سچ بھی کریں رقم آخر

وجودِ صبحِ درخشاں کو شب گزیدہ لوگ
نہ مانتے تھے ہوئے روشنی میں ضم آخر

تھا سحر ایسا کسی طور ٹوٹتا ہی نہ تھا
فسوں کے گرنے لگے ہیں سبھی صنم آخر

جہاں خیال و گماں کی نہ تھی رسائی بھی
وفورِ شوق میں گذرے وہاں سے ہم آخر

مبارزت میں ہمیں لوگ سرخرو ٹھہرے ،
ہوا ہے ظلم کا اب سرنگوں علم آخر

بقیہ از صفحہ ۱۴
ساتھ شیعہ بھی دے رہے ہیں اور جب عدالت نے بابری مسجد کو سنیوں کی مسجد تسلیم کر لیا ہے تو اس سلسلے میں آر ایس ایس شیعوں سے الگ گفتگو کیوں کر رہا ہے اور وہ کون شیعہ ہیں جو آر ایس ایس سے گفتگو کر رہے ہیں۔ کیا ان شیعوں کو خود اپنے فرقے کی نمائندگی کا حق ہے؟